بہتا خون ناپاک ہے اور اگر گوشت کو لگ جائے، تو اس کا حکم

ریفرنس نمبر:Sar6982 تاریخ:13-06-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ خوشی و غمی کے پروگرامز میں کثیر تعداد میں مرغیاں ذبح کی جاتی ہیں، دیکھنے میں آیا ہے کہ قصاب جہاں مرغیاں ذبح کرتے ہیں، وہیں پر گوشت بناتے ہیں، ذبح کی گئی مرغی کا خون گوشت کو لگ جاتا ہے اور باورچی حضرات بھی پاک کرنے کا خاص خیال نہیں کرتے، بغیر پاک کیے ہی گوشت دیگ میں ڈال دیتے ہیں، تو کیا مذکورہ طریقہ کے مطابق پکا ہوا سالن پاک ہے یا ناپاک؟ نیز جس گوشت کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ بہتا خون اسے لگا ہے یا نہیں، جیسے کسی کی دعوت میں جاتے ہیں اور وہاں گوشت کا سالن یا بریانی پیش کی جاتی ہے، تو اسے کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ سائل: قاری رضوان عطاری (فیصل آباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دم مسفوح یعنی بہتا خون ناپاک ہے اور جب گوشت کو لگے گا، تو اسے بھی ناپاک کر دے گا اور ناپاک گوشت کو پاک کرنا لازم ہے، لہٰذا اس کا خیال رکھنا فرض ہے۔ **قصاب پر لازم ہے کہ بلا ضرورت پاک گوشت کو ناپاک نہ کرے اور یونہی باورچی پر فرض ہے کہ پکانے سے پہلے ناپاک کو پاک کرے کہ یہ اس کی ذمہ داری ہے۔** اگر باورچی نے پاک کرنے کا التزام نہ کیا، بغیر پاک کیے دیگ میں ڈال دیا، تو دیگ میں موجود پاک اشیاء کو بھی ناپاک کر دے گا اور یوں سارا سالن ناپاک ہو جائے گا اور ناپاک چیز کو کھانا، حرام ہے، البتہ یہ بات یاد رہے کہ جب تک کسی پاک چیز کے ناپاک ہونے کا یقین نہ ہو جائے، تب تک پاک چیز کو ناپاک نہیں کہہ سکتے، لہٰذا اگر یقین سے معلوم ہو کہ بہتا خون گوشت پر لگ گیا اور باورچی نے بغیر پاک

کیے یونہی پکادیا، تو اسے ناپاک قرار دیا جائے گا اور اگر یقین سے معلوم نہ ہو کہ بہتا خون گوشت کو لگا ہے، تو گوشت اور سالن ناپاک قرار نہیں دیا جائے گا اور اسے کھانا، جائز ہو گا، لہذا کسی کے ہاں دعوت پر جو گوشت کا سالن پیش کیا جاتا ہے، جس کے بارے میں ناپاک ہونے کا یقین سے معلوم نہیں ہوتا، اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ **البتہ یہ یاد رکھیں کہ آج کل خوفِ خدا کی کمی ہے، گوشت کاٹنے والوں میں احتیاط نام کی چیز بہت کم ہے، لہذا مسلمان اس پر توجہ دیں۔ حلال شے کو بھی ناپاک و حرام و نجس کر کے کھانے کا کیا فائدہ؟**

بہتے خون کے ناپاک ہونے کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے: ﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام، مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور کا گوشت، وہ نجاست ہے۔ (پارہ 8، سورۃ الانعام، آیت 145)

مذکورہ بالا آیت کے تحت امام ابو بکر جصاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں: "وقولہ تعالی (أو دما مسفوحا) یدل علی أن المحرم من الدم ما کان مسفوحا" ترجمہ: اللہ عزوجل کا فرمان (دما مسفوحا) یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بہتا ہوا خون حرام ہے۔

(احکام القرآن، مطلب فی لحوم الابل الجلالۃ، ج3، ص33، مطبوعہ کراچی)

بہتے خون کے ساتھ گوشت لگ جائے، تو اس گوشت کے ناپاک ہونے کے بارے میں منیۃ المصلی اور فتاوی ہندیہ میں ہے: "وما لزق من الدم السائل باللحم فھو نجس" ترجمہ: اور جو بہنے والا خون گوشت کو لگ جائے، تو گوشت ناپاک ہو جاتا ہے۔ (فتاوی عالمگیری، الفصل الثانی، ج01، ص46، مطبوعہ کوئٹہ)

پاک چیز ناپاک چیز کے ساتھ مل جائے، تو پاک کے بھی ناپاک ہو جانے کے بارے میں فتح القدیر اور تبیین الحقائق میں ہے: "والشیء ینجس بمجاورۃ النجس" ترجمہ: پاک چیز ناپاک چیز کے ملنے سے ناپاک ہو جاتی ہے۔ (فتح القدیر، کتاب الطھارۃ، ج01، ص204، مطبوعہ کوئٹہ)

پاک چیز کا نجاست کے حکم کو حاصل کرنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: ”ھو اکتساب الطاھر حکم النجاسۃ عند لقاء النجس وذلک یحصل فی الطاھر المائع القلیل بمجرد اللقاء وان کان النجس یابسا لا بلۃ فیہ وفی الطاھر الغیر المائع بانتقال البلۃ النجسۃ الیہ فلا بد لتنجیسہ من بلۃ تنفصل“ ترجمہ: پاک چیز کا ناپاک چیز سے صرف ملنے پر ہی ناپاک ہو جانا اس صورت میں ہوتا ہے، جبکہ پاک چیز مائع اور قلیل ہو اور یہ ناپاک ہونا دونوں کے صرف مل جانے سے ہو جائے گا، اگرچہ نجس چیز خشک ہو اور اس میں تری نہ ہو، جبکہ پاک چیز اگر مائع نہ ہو یعنی ٹھوس ہو، تو وہ تب ناپاک ہو گی جب ناپاک شے سے کوئی تری اس تک پہنچ جائے۔ (فتاوی رضویہ، ج02، ص163، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاھور)

جب تک کسی شے کے حرام ہونے کا یقین نہ ہو جائے، تب تک اسے اختیار کرنے کے جواز کے بارے میں امام محمد رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں: ”بہ ناخذ مالم نعرف شیئا حراما بعینہ، وھو قول ابی حنیفۃ واصحابہ“ ترجمہ: ہم اسی (حلال ہونے) کو اختیار کرتے ہیں، جب تک کسی معین چیز کے حرام ہونے کو نہ جانیں اور یہ قول امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب کا ہے۔

(فتاوی ھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثانی عشر، ج5، ص342، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
عبدالرب شاکر عطاری مدنی
21شوال المکرم1441ھ/13جون2020ء

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے